بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ

رپورٹ

برائے

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی۔

بابت

"بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019)"

منجانب:۔ ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی
چیئر پرسن مجلس قائمہ۔

رپورٹ مجلس قائمہ

برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی

بابت

"بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019)"

پس منظر:۔

مورخہ 16 فروری 2019ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں **"بلوچستان اعصابی صحت کا مسودہ قانون مصدرہ 2019 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2019)"** پیش ہوا۔ جسے اسپیکر صاحب نے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت مذکورہ مجلس کے سپرد کیا۔ یکم اپریل 2019ء کو کمیٹی کے قیام کے بعد مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی کی مذکورہ مسودہ قانون (Bill) کی بابت دو نشستیں بالترتیب مورخہ 24 اپریل اور 27 اگست 2019ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے کمیٹی روم میں زیر صدارت چیئر پرسن ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی منعقد ہوئیں۔

مجلس 24 اپریل 2019ء کی نشست میں ذیل اراکین اور افسران نے شرکت فرمائی:۔

شرکاء مجلس:۔

i)۔ ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی، رکن صوبائی اسمبلی — چیئر پرسن مجلس۔

ii)۔ جناب محمد عارف محمد حسنی، رکن صوبائی اسمبلی — رکن مجلس۔

iii)۔ جناب ظہور احمد بلیدی، رکن صوبائی اسمبلی — رکن مجلس۔

iv)۔ محترمہ زبیدہ خیر خواہ، رکن صوبائی اسمبلی — رکن مجلس۔

افسران:۔

v)۔ جناب شمس الدین — سیکرٹری بلوچستان صوبائی اسمبلی۔

vi)۔ جناب طاہر شاہ کاکڑ — اسپیشل سیکرٹری، مجالس۔

vii)۔ جناب شوکت علی — ایڈیشنل سیکرٹری، محکمہ قانون و پارلیمانی امور۔

ix)۔ جناب اعظم بلوچ — ایڈیشنل سیکرٹری، مجالس۔

x)۔ جناب عبدالرسول زہری — چیف پلاننگ آفیسر، محکمہ صحت۔

xi)۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام رسول — سربراہ، ادارہ برائے نفسیات۔

مجلس 27 اگست 2019ء کی نشست میں ذیل اراکین اورافسران نے شرکت فرمائی:۔

شرکاءمجلس:۔

i)۔	ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی، رکن صوبائی اسمبلی	چیئر پرسن مجلس۔
ii)۔	جناب محمد عارف محمد حسنی، رکن صوبائی اسمبلی	رکن مجلس۔
iii)۔	جناب ظہور احمد بلیدی، رکن صوبائی اسمبلی	رکن مجلس۔
iv)۔	محترمہ زبیدہ خیرخواہ، رکن صوبائی اسمبلی	رکن مجلس۔

افسران:۔

viii)۔	حافظ عبدالماجد	سیکرٹری، محکمہ صحت حکومت بلوچستان۔
ix)۔	پروفیسر ڈاکٹر غلام رسول	سربراہ، ادارہ برائے نفسیات۔
x)۔	جناب طاہر شاہ کاکڑ	اسپیشل سیکرٹری، مجالس۔
xii)	جناب اعظم بلوچ	اڈیشنل سیکرٹری، مجالس۔
xiii)	جناب مشتاق حسین	اڈیشنل سیکرٹری، محکمہ قانون و پارلیمانی امور۔

دونوں نشستوں کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس میں مذکورہ مسودہ قانون پر ہونے والی بحث کا خلاصہ کچھ اس طرح سے ہے کہ ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے کہا کہ اگر ہم ایک ہی دفعہ اس مسودہ قانون پر صحیح معنوں میں غور وخوض کے بعد ضروری ترامیم تجویز کریں تو بار بار کی ترامیم سے بچ جائیں گے اور ہوسکتا ہے کہ ہم ایک ایسا مسودہ قانون منظور کرانے میں کامیاب ہوجائیں کہ وہ باقی صوبوں کے لئے بھی ایک مثال بن جائے۔ اس کے بعد چیئرپرسن صاحبہ نے پروفیسر ڈاکٹر غلام رسول، سربراہ، ادارہ برائے نفسیات سے مذکورہ مسودہ قانون کی افادیت اور ضرورت پر روشنی ڈالنے کے لئے دعوت دی۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام رسول نے مجلس کو بریف کرتے ہوئے کہا کہ بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کوئٹہ کے شعبہ نفسیات وطرزعمل کے علوم کے پروفیسر ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مجلس قائمہ برائے صحت کو بریف کرتے ہوئے کہا کہ بیسویں صدی کے پہلے عشرہ کے دوران دماغی ہسپتالوں کی ابتر صورتحال،، سیاسی شعور اور قومی اظہار خیال کے تناظر میں انڈین ایکٹ ذہنی و دماغی امراض (Lunacy Act) مجریہ 1912 نافذ کیا گیا۔ اس ایکٹ 1912 کے تحت ذہنی و دماغی مریضوں کو جگہ / پناہ گاہ اور اس کی نگرانی کرنے کیلئے مرکزی اتھارٹی کے سپرد کیا گیا۔ یہ ایکٹ 1947 تک پاکستان میں جاری رہا مگر علاج معالجہ کی بجائے زیادہ توجہ ذہنی مریض کو قید میں رکھنے پر مرکوز کی جاتی تھی۔ تاہم علاج و معالجہ کے عمل میں بتدریج ترقی وپیش رفت کے ساتھ 1912 کے مذکورہ ایکٹ کو بالاخر مینٹل ہیلتھ آرڈیننس مجریہ 2001 سے تبدیل کیا گیا جسکا بنیادی نکتہ دماغی صحت عامہ بشمول تیماردار پر عائد کم سے کم پابندیاں، دماغی صحت سے متعلق صارفین کے حقوق، خاندان کے افراد، دیگر نگہداشت کرنے والوں، مہارت، استعداد اور سرپرستی جیسے امور تک زیادہ سے زیادہ رسائی کو ممکن بنایا گیا اس کے ساتھ ساتھ اس کا توجہ ذہنی مرض میں مبتلا افراد کی

رضا کارانہ یا غیر رضا کارانہ علاج، ماہرین کو اجازت ناموں اور سہولیات کی فراہمی، قانون کے نفاذ اور عدالتی نظام سے متعلق دیگر امور ،دیگر رضا کارانہ طور پر علاج معالجہ کے لئے داخل ہونے والوں اور ان مریضوں کے علاج کی نگرانی اور دماغی صحت سے متعلق قانون سازی پر عمل درآمد کے طریقہ کار پر تھا۔

اس ضمن میں مینٹل ہیلتھ آرڈیننس 2001 کے تحت ایک قومی مینٹل ہیلتھ اتھارٹی قائم کی گئی جو دماغی صحت کی پالیسوں اور قانون سازی کے حوالے سے حکومت کو تجاویز پیش کرتی تھی۔ مذید براں یہ اتھارٹی دماغی صحت سے متعلق خدمات،خدمات کی منصوبہ کی معیار کو برقرار رکھنے جیسے اہم فرائض بھی سرانجام دیتی تھی۔

تاہم چونکہ مذکورہ آرڈیننس کو پارلیمنٹ کی جانب سے منظوری دے کر ایک قانونی شکل نہیں دی جاسکی۔لہذا اسکی تناظر میں یہ ضروری تھا کہ صوبہ بلوچستان بھی دماغی امراض میں مبتلا افراد کے حقوق ،ان کے علاج معالجے انکی نگہداشت اور انکی جائیدادوں وغیرہ کے حوالے سے ایسی ہی قانون سازی کی جائے۔اٹھارویں ترمیم کے بعد اس کا آئینی اختیار صوبوں کو منتقل کیا گیا ماسوائے بلوچستان باقی تمام صوبوں نے مینٹل ہیلتھ ایکٹ نافذ العمل کئے۔لہذا بلوچستان میں ذہنی امراض کی علاج انکی جائیداد اورعزت کے تحفظ کے لئے جلداز جلد ایک قانونی ڈھانچے کو ترتیب دیا جائے۔

مجلس نے پروفیسر ڈاکٹر غلام رسول صاحب کی بریفنگ اور مذکورہ مسودہ قانون پر تفصیلی شق وار غوروخوض کے بعد ذیل سفارشات مرتب کیں۔

__سفارشات:۔__

مسودہ قانون میں جن ترامیم کو شامل کرنے کی سفارش کی گئی ہے ان کو نمایاں (Bold) اور انڈر لائن (Undrline) ظاہر کئے گئے ہیں جن الفاظ اور جملوں کو حزف کرنے کی سفارش کی گئی ہے اُن کے اُوپر خط کش (OVER LINE) ظاہر کئے گئے ہیں۔جیسے کہ (~~MENTAL~~)

رپورٹ بمعہ سفارشات ایوان میں برائے غوروخوض ومنظوری پیش خدمت ہے۔

(ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی)

مجلس قائمہ برمحکمہ صحت وبہبود آبادی۔

کامران جلیل دوتانی